پیام خدا نخست آدم آورد
انجام بشارت ابن مریم آورد

منشور محمدی

باجمله رسل نامه بی خاتم بود
احمد برنامه فرخاتم آورد

نمبر ۱ مطبوعہ ۵ شہر محرم الحرام ۱۲۹۰ ہجری روز چہارشنبہ جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ — مثنوی موحد — محمد رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعت رسول
کہلتے تقریر موحد کی ہین چھول

الامان ای صانع چرخ کہن
مات بگری نیل کا ہی مخبرن

لکھنؤ سے اک شکوفہ جور کا
یعنی پرچہ پادری مسمور کا

دین حق پر اپنے ہین ہم استوار
ہین دل و جان سے محمد پر نثار

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین
خار کی مانند حق کی راہ مین

دافع ظلمت ہی یہ نام خدا
نور منشور محمد مصطفا

نام رکھا شمس ہے اخبار کا
نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا

سید الکونین ختم المرسلین
آخر آمد بوالفخر الاولین

تہمت عیسی کی منادی پر لگا
کرتی ہین توہین فخر انبیا

ساری نبیون سے دل انصاف ہی
بدزبانی شیوہ اجلاف ہی

افترا بہتان و الزام قبیح
سرور عالم پہ دہرتے ہین صریح

خود روی مین گوہر عیسی ہی طاق
چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

اور خصوصًا ہین جو کا پادری
نازہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری

مذہب احمد ہی توحید محمد
شرک کو تثلیث کے کرتا ہی رد

سوقیون کے طرح سے بی نام و ننگ
جو سر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ

قال حق ہی قل ہو اللہ احد
باپ بیٹے ہی اللہ الصمد

گر کی تحریف سخن مین ریل سی
رعن شپر کو کہتے ہین پہلی

بی پدر فرزند پیدا ہو کند
طفل را در مہد او گویا کند

مسیح کی الوہیت کے قائل ہون **جواب** یہ عجب خدائی
ہے کہ بندون نے پکڑ کر سولی دیدیا خدا ہوکر کچھ زور نہ
چلا مسلمان نادان نہین جو ایسے عاجز اور فانی کو
خدائی کے لائق جانین **قولہ** خہ خدا کے اور محمد صاحب
کے مضحکہ بازیان ہوئین اور خدا نے دہوکا دیا **جواب**
مضحکہ بازیان تو خدا کے حضرت مسیح کے ساتہ ہوئین نہین
کہ ادہر اون کو بیتا بنا کر بھیجا اور ادہر بنی اسرائیل کے
دل مین ڈالدیا کہ کوڑے مار کر سولی دیدو باپ بنکر
مچھلی کی جگہہ سانپ کھلادیا **قولہ** کوئی پیارا اپنے دوست
پر ایسے تکلیفین گوارا نکریگا **جواب** اس سے لازم
آتا ہے کہ جسقدر راجہ بابو بادشاہ کسی مذہب اور سن
مین گذرے ہین اور گذرتے ہین وہ سب خدا کے پیارے
تھے باوجود بت پرستی اور بد دینی کے اور حضرت انبیا
علیہ السلام جو تمام عمر مصائب اوٹھایا کئے وہ سب خدا
کے دشمن تھے اور خدا اون کا دشمن تھا واہ رے عقل **قولہ**
یہ کل محمد صاحب کے افعال کے نتیجے تھے اور خوبیان ہین کہ
وہ سب بلائین اون غریب بچون پر آپڑین **جواب**
اس سے وہ لوگ بھی سچے معلوم ہوتے ہین جو کہتے ہین
کہ حضرت مسیح کا پکڑا جانا کورے کھانا مصلوب ہونا
معاذ اللہ اون کے مان کے گناہ کا وبال تھا اور خدا
کیطرف سے جھوٹے باتین بنائیگا مآل العیاذ باللہ من
ذلک خدا ایسے کفر کی باتون سے ہم سب مسلمانون کو
بچائے پس قایل نے جو اسکا جواب سوچ رکھا ہو وہ ہی
جواب یہان بھی تجویز کرلے **قولہ** دوسری وجہ ہمارے
انکار کی یہہ ہے آخر تک **جواب** آپکی سمجہہ اوندہی ہے
کیونکہ اس حدیث قدسی کو قرآن مین شامل نکرنے سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے حضرت علیہ السلام
برے صادق القول تھے اونمین نفسانیت اور خود پسندی
کی ہوا تھی نہ لگی تہی حتی کہ حدیث قدسی کو کہ اوسکا مضمون
خدا کیطرف سے تہا اور عبارت اپنی تھی اس احتیاط سے
قرآن مین شامل ہونے نیدیا کہ اوسکا مضمون و عبارت دونو
خدا کیطرف سے ہین پس ایسے محتاط کا سارا بیان
واجب التسلیم ہونا چاہئے ورنہ اگر ہمارے حضرت کے
مزاج مین خود پسندی اور نفس پروری ہوتی تو خدا کے
بیٹے بنجاتے اور پھر وہ اس تقدیر پر ایسے ویسے بیٹے
نہ بنتے بلکہ سپوت ٹہرتے اس لئے کہ علتہ غائی ایجاد
عالم کی اونکی ذات سے حاصل ہوئی تھی دیکھو عالیظرفی
کہ باوجود اس منزلت کے ہمارے حضرت نے اپنی امت
کو تعلیم فرمایا کہ یون کہو اشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ۔ یعنے گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ
بی شک محمد بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہے **قولہ**
ہمارا مقدمہ صرف قرآن سے ہے **جواب** یہہ بڑی
ہٹ دہرمی ہے کہ آپ تو شاگردون کے رسالہ اور
خطوط وغیرہ کو بلکہ پولوس وغیرہ کے جو شاگرد بھی نہ تھے
خطوط وغیرہ کو جمع کرکے اوسکا نام عہد جدید رکھہ لیا
اور مقابلہ مین اون کے پیش کرتے ہو اور منادی کرتے

ہوا اور ہماری طرف سے احادیث کو کہ خاص فرمودہ
پیغمبر صاحب ہے اور اقاویل صحابہ کو نہین مانتے پس اسکا
جواب یہ ہے کہ پہلے اپنے عہد جدید کو پہاڑ کر پہاڑین
ڈالئے تب ایسی بولی بولئے فقط۔

راقم محمد عبد الحی عفی عنہ بدایونی

بقیۂ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین لکھکر پشیمانی اٹھائے چنانچہ
انشاء اللہ معلوم کروگے اور میری بھی طویل نہوئی
اور جو جو مضامین مکرر سہ کرر لکھے انکا ذکر ایک جگہ کرکے
دوسری جگہ اُنپر توجہ نکی منشور محمدی اس سے
کیا طویل نہوگی کہ چار سو پچاس صفحے ہوے پھر مکرر سہ کرر
مضمون کیواسطے اُس اُس جگہہ جواب بی معنی بھی
لکھنا پر ضرور تا جس شخص کی نظر جہان پڑی وہان
جواب بی معنی بہی معلوم ہوجاوے اور ناظر کو محنت نہ
پڑے ہدایت المسلمین ناظرین سے التماس ہے کہ
اگر ممکن ہو تو اس کتاب کے پڑہنے کیوقت اعجاز عیسوی
کو بہی زیر نظر رکہین تاکہ انصاف کے لئے مفید ہو۔
منشور محمدی تمام وکمال اعجاز عیسوی کیون نہین
تمہاری کتاب مین درج کئے تا انصاف کے لئے مفید ہو
جب تک کوئی شخص اعجاز عیسوی زیر نظر نرکھے تمہاری
کتاب انصاف کا فائدہ دینا محال ہے پھر کتابکا لکھنا
مہمل ہوا اور تمام وکمال کتاب کا داخل کرنا ضرور۔
ہدایت المسلمین اور چونکہ اس کتاب مین سوائے

جواب اعجاز عیسوی کے یہی غرض ہے کہ بعض تعلیم یافتہ
لوگ جو اور اور طرح کے مہلک خیالات مین مبتلا ہین
انکو بھی بعض امور پر تنبہ کیا جاوے اس لئے اس کتاب
مین چند اور مضمون بھی زیادہ کیگئے اور ۹ باب اور
۳۶ فصلین اسمین مقرر ہوئین اور نام اسکا ہدایت المسلمین رکہا
کیونکہ اعجاز عیسوی کا جواب ہے منشور محمدی جواب
اعجاز عیسوی فقط منہہ کی بات ہے کوئی دانشمند اسکو
کبھی جواب نہ سمجہیگا تعلیم یافتہ لوگ دو قسم کے ہوا کرتے
ہین ایک نفس سے تعلیم پائے ہوے دوسرا شریعت سے
مہلک خیال انکے ہین جنکا معلم نفس ہے وہ کون لوگ
ہین کہ خدا کو خدا نہین جاننے والے بلکہ بندے کو
خدا ماننے والے البتہ انکا خیال مہلک ہے اسمین بعض
امور جو تنبیہ ہوی ہے فقط اپنے عیسویون کو تہام
لینے کے لئے اور انکو غش دینے کیواسطے ہے والا اہل
اسلام صاحب کتاب جو کچہہ لکھے ہین جانتے ہین اور
خوب ہشیار رہین اور اُن لکھون کو دو سو سمجھتے ہین اور
۹ باب اور ۳۶ فصل سے زیادہ لکھتے تو بہی کیا تھا اہل
اسلام کے نزدیک پرکاہ کا حکم رکھتے تھے اور اعجاز عیسوی
کے جواب کا نام ہدایت المسلمین رکھنے کو کیا سبب کیا نسبت
اعجاز عیسوی کو کیا نسبت اس نام کو مسلمین جمع ہے مسلم
کی جو مسلم ہے مومن اور مہتدی یعنے راہ یافتہ اور ہادی
یعنے راہ نما ہے پھر مسلم کا ضد کافر اور ضال و مضل ہے
پس انکی رہ نمائی تحصیل حاصل ہے گویا اس نام مین

اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ مین یہہ کام عبث اور
لایعنی کرتا ہون یہہ نام کچھہ ہدیۃ للمتقین کا سانہین
تا قیضہ زن شیرودہ کا صادق آوے اس قیاس پر
بدایۃ العیسوئین - کہنا واجب تہا - باقی آیندہ -

بقیہ جواب شمس الاخبار نمبر ۹

شمس الاخبار کوی صاحب فہم ایسی بے بنیاد و
فضول تقریرات پر متوجہ ہونا چاہئے منشور محمدی
کو کہ کا دعوی ایسا ہے جسکی اصل اور بنیاد ساتوین
زمین کے نیچے چلا گئی ہے اور اسکے دلایل مین ہین
شاید کوئی نادان اور نابینا اسکو قبول نکرے تو
اسکی کیا پرواہ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؛ پھر عیسائی
صاحبون کو کیا پوچھنے کہ وے تو گم گشتہ ہین اسکو
بے بنیاد اور فضول تصور نکرینگے تو کیا کرینگے برگشتہ
متوجہ کہان ہوتے ست ؛ تراعز لولاک تمکین لست
ثنائی توطہ یسین بس ست ؛ تو اصل وجود آمدی از
نخست ؛ دگر ہرچہ موجود شد فرع تست ؛ لولاک لما خلقت
الافلاک کا بہت ضروری بیان اسکے اسرار اور
نکات چھوڑ کر یہہ ہے ای محبوب من ای حبیب من
ای محمود من تیرا ایجاد مقصود بالذات ہی اور دوسرے
انبیا کا ایجاد اسکے مبادی و مقدمات کے طور پر ہے
اور ان مقدسون کے سوائے ماسوی اللہ کا پیدا کرنا
مقصود بالغرض ہے کیونکہ خالق تعالی شانہ اپنی

چاندراج پریس واقع مدراس بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عفی کے چھپا

منشور محمدی بمنزلہ

آدمی کو ناپاک کرتے ہین پہر دیکھو لوقا ۱۱ باب آیت اور
آدمی گھر مین رہو اور جو کچھ اوس کے پاس ہو کھاؤ پیو
کیونکہ مزدوری مزدور کا حق ہے گھر گھر نہ پہرو دیکھو رومیون
باہم برہنگی دیکھین یہ نہایت برا کام ہے لوط
اپنے قوم کے آگے قسم کھائے جاوین کہ اوس نے اپنی بہن
کی برہنگی ظاہر کی وہ اپنا گناہ اوہٹاویگا۔
اعتراض ششم موسیٰ نے فرمایا اگر کسی سبب سے بی بی
ناپسند ہو تو تم اوسے طلاق دیدو مگر انجیل مین عیسیٰ نے
حکم دیا ہین جسے خدا نے ایک کیا ہو انسان اوسے
جدا نکرے بجز زنا کے طلاق نہ دیا چاہیئے۔
اعتراض ہفتم یشعیاہ ۵ باب ۲۳ آیت اور لوقا کی
انجیل ۱۲ باب ۴۶۔ آیت ایسے ہی بہت سے آیات
مین شراب کی ممانعت ہے لیکن یہ آیت بے الہامی
ہے دیکھو پہلا طمطاؤس ۶ باب ۲۳۔ آیت اب تو
صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنے ہاضمہ اور اکثر کمزوریون کے
واسطے تہوڑی مے پی۔ اری کمزوری اور قوت باہ
کا کون طالب ہنین ہے اوسکے کمزوری کے کس کی شکایت

ہنین ہے۔ فقط ؎ راقم مرزا موحد جالندہری

مہ نور میفشاند و سگ بانگ میزند
سگ را بگو دریں گنہ ماہتاب چیست

پرچہ شمس الاخبار مطبوعہ ۲۶۔ جولائی کی صفحہ ۸ و ۹ و ۱۰
ملاحظہ ہوے کاش اوسکا راقم ایسا مضمون نامطبوع نہ
چھاپتا تو اپنی جہالت پر گواہ نہ بنتا تعجب ہے کہ باوجود
کوتری کھانی پیالہ تلخ پینی مصلوب ہونیکے حضرت
مسیح کو شریک الوہیت اور قادر مطلق گردانتے ہین
فقدان غیرت پر ہمارے حضرت علیہ السلام کی شان مین
لولاک لما خلقت الافلاک کی ہونیکی حیرت حالانکہ
اسکی اثبات مین انجیل برسر تائید اور اسکے بطلان پر
گواہ عہد عتیق و جدید ہان اگر حضرت مسیح کی شہادت
سے چشم پوشی ہے تو یہ بات دوسری ہے ؎
چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ؎ در نظرش عیب نماید ہنر
واضح ہو کہ صانع مطلق نے دنیا کو واسطے انتفاع بنی آدم
کے کہ اشرف المخلوقات ہے پیدا کیا اور بنی آدم کو جو
عقل سے آراستہ کرکے اس لئے پیدا کیا کہ یہہ میری
توحید کا اقرار اور اپنی عبدیت کا اظہار کرکے مشکور
عنایت مصروف عبادت رہین اور جو شریعت مقرر کرون
اوسکی تعمیل سے عدول نکرین پس تمام عالم کی پیدا
کرنیکی علۃ غائی یہہ قرار پائی اقرار وحدانیت اظہار
عبودیت تعمیل شریعت سرگرمی عبادت انبیا کو اس واسطے
بھیجا کہ اپنی سعی و کوشش سے اس علۃ غائی کو انجام دین

گمرہ کنندگان بادیہ ضلالت کو راہ راست پر لائین چنانچہ
اس علۃ غائی نے ٹھیک ٹھیک خدا کی مرضی کے موافق
سرانجام تو پایا مگر ہمارے حضرت علیہ السلام کی سعی و
کوشش سے چونکہ خدا تعالیٰ حکیم مطلق علام الغیوب ہر
چیز کا آغاز و انجام جاننے والا ہے پہلے سے یہ بات
اسکے پیش نظر تھی کہ جس غرض سے عالم کا پیدا کرنا منظور
ہے وہ غرض حاصل ہوگا مگر نبی آخر الزمان کے سعی تام
اور حسن انتظام سے پس جب علم الٰہی مین ہمارے حضرت
علیہ السلام تخلیق عالم کے علۃ غائی حاصل ہونیکی سبب
شہر ہیں افرینش خلق عالم کا ہمارے حضرت علیہ السلام

ہے کہ ای محمد اگر تم نہوتے تو نہ پیدا کرتا مین زمین و آسمان
کو عند العقلا نہایت درست و بجا ہے کیونکہ علم الٰہی
مین تخلیق عالم موقوف تھی اپنی علۃ غائی پر اور علۃ
غائی کا حصول موقوف تھا ہمارے حضرت علیہ السلام
کے ذات قدسی صفات پر پس ضرورۃً تخلیق عالم موقوف
ہوئی ہمارے حضرت کی ذات قدسی صفات پر اب
گواہی حضرت مسیح کی بھی سن لینا چاہیئے کہ وہ بھی
اظہار مین ثابت کرتی ہین کہ علۃ غائی اس عالم ایجاد
و تکوین کے کسی نبی کے عہد مین حاصل ہوئی مان
لیا میرے اوس نبی سے جو غیر قوم بنی اسرائیل مین یعنے
بنی اسمٰعیل مین مبعوث ہوگا حاصل ہوگی دیکھو متی کا
۱۱ باب ۳ ۳ د۔ س سے ۴۴ تک کہ حضرت مسیح پہلے
تمثیلاً تعریف باغ کی علۃ غائی پھل لانیکو قرار دیکر اور

پھر اس علۃ غائی کا عدم حصول اخیر عہد تک بیان فرما
کے بنی اسرائیل سے صاف صاف کہتے ہین کہ وہ پتھر جسے
معماروں نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہ خداوند سے
ہوا اور ہماری نظرون مین عجیب ہے یعنی بنی اسمٰعیل
جسکو تم حقیر جانتے تھے نبوت اوسی قوم پر ختم ہوئی
اس لئے مین تمہین کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت
یعنے نبوت تم سے یعنی بنی اسرائیل سے لیلی جاویگی
اور ایک قوم کو جو اوسکی پھل لاوے دیجائیگی یعنے
میری قتل کے بعد خاتم النبیین قوم بنی اسمٰعیل مین مبعوث
ہوگا اور اسکی بدولت علۃ غائی اس عالم کی حاصل
ہوگی وہ ایسا ہوگا کہ جو اوسپر گریگا چور چور ہو جائیگا
اور جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالیگا یعنی صاحب سیف
جہاد کنندہ نافرمانون کا ہلاک کرنیوالا ہوگا چنانچہ
اسیوجہ سے یوحنا کے ۱۲ باب مین حضرت مسیح نے
ہمارے حضرت کو دنیا کا سردار بنا کر اوپر ایمان لانے
تاکید کی کہ اونکی بدولت دنیا بسائی گئی اور وجود مین
لائی گئی اور اسیوجہ سے وہ تمام دنیا پر مبعوث کئے گئے
اور ملقب ہوئے بہ سید العالم و سید الکونین چنانچہ ہی
سبب ہی کہ ابتک اولاد اونکی سید بولے جاتی ہے کہ سید بمعنی
سردار کے ہے بخلاف حضرت مسیح وغیرہ کے کہ وہ بنی
اسرائیل کے کھوئے ہوئے بھیڑون کے سوا کسی کے پاس
نہین بھیجے گئے اور اسیوجہ سے انکے شریعت کو ناسخ سب
شریعتون کا گردانا اور اسی وجہ سے اونکی شریعت تمام

بنی آدم کے حق مین واجب العمل قرار دی گئی اور اسی وجہ
سے یہ شریعت قیامت تک بحال رہیگی الحاصل مضمون
اس حدیث قدسی کا سب درست وبجا ہے مبالغہ شاعرانہ
سمجھنا یہ محمدانی کے وجہ سے ہی اگرچہ اس قسم کے دلایل
عقلی ونقلی بہت ہین جن سے تصدیق اوسکی لازم آتی
ہے لیکن مین بخیال طوالت ایک ہی دلیل پر کفایت
کرکے اب باقی خرافات کا جواب آغاز کرتا ہون **قولہ**
روضۃ الشہدا کا مصنف لکھتا ہے آخر تک **جواب** یہ سب
افترا ہے کیون نہو اپنے سلف کے اچھے پیرو نکلے ہان
البتہ امام عالیمقام کے شہادت کے بعد آسمان تین
دن تک سرخ رہا تھا جس سے خدا کا غصہ ظالمون کے
حال پر بوجہا گناہ اس واسطے کہ سرخی چہرہ کی غصہ کی
نشانی ہے چونکہ اللہ تعالی جسم سے پاک ہے لہذا اوسنے
اپنے غصہ کی علامت کو آسمان پر ظاہر کردیا اور پھر
ظالمون کو طرح طرح کے عذاب مین مبتلا کیا اور یہ
اظہار دو وجہ سے تھا اول یہ کہ امام انام نہایت
مظلومی کے ساتھ شہید ہوے دوسری وجہ یہہ ہے کہ
وہ خدا کے حبیب کے نواسہ تھے اور جگر گوشہ پس اونکی
شہادت مین آسمان کے سرخ ہونیکو بعینہ آنحضرت
علیہ السلام کے وجہ سے تصور کرنا چاہئے۔
ورنہ حضرت مسیح جنکو عیسائی الوہیت مین شامل
کرتے ہین جب مظلومی کے ساتھ کوڑے کھاکر مصلوب
ہوے ضرور تھا کہ خدا کا قہر اس شان سے ظہور پکرتا

لیکن چونکہ وہ حبیب خدا نہ اوس کے جگر گوشے تھے لہذا
قہر کا اظہار بہی نہ کیا گیا صرف اون کے مظلومی کا
بہنوئی بخلاف ہمارے حضرت علیہ السلام کے کہ وہ اگر
خدا کے حبیب تھے لیکن دندان مبارک اون کے
عین جہاد مین شہید ہوے وہان مظلومی کی
نہ تھی اور نیز ہمارے حضرت کو انتقام اسکا سوا
اعلائے کلمۃ الحق اور ترقی اسلام کے دوسرا منظور
نہ تھا چنانچہ کیمیاے سعادت وغیرہ کتب معتبرہ اہل
اسلام سے ثابت ہے کہ وقت شکستکی دندان مبارک
کے آپ بار بار فرماتے اللّٰھم اہد قومی فانہم
لا یعلمون یعنی ای خدا ہدایت کر تو میری قوم کو
اس واسطے کہ تحقیق وہ لا علم ہین میرے منزلت سے
پس سوے دعاے خیر کے آپ نے کبہی اون کے حق مین
بد دعا نہ کی اب یہان ایک یہہ بات بہی غور کرنیکی
ہے کہ تسلیم ورضا کے امتحان مین امام والا مقام باوجود
بنی ہونیکے حضرت مسیح پر ترجیح رکھتے ہین کہ اسوقت
سوا شکر کے کوئی کلمہ بے صبری کا زبان پر نہ لائے
اور اس مضمون کو ادا کرتے رہے مین نے جو کچہہ ترقی
درگاہ سے پایا مولا سب تیری راہ مین خوش ہوکے
لٹایا مولی بخلاف حضرت مسیح کے بقول انجیل کہ وہ ایلی
ایلی لما سبقتنی نے فرماتے رہے یعنے ای خدا ای خدا تونے
مجہکو کیون چھوڑ دیا **قولہ** بعض مرثیون مین علی کو
خدا بنایا ہے **جواب** وہ مرثیہ مسلمان کا ہوگا

ج یہ ہے کہ وہ حیثیت قائلین تثلیث سے کم نہین
قولہ دشمیشر اپنا راج پھیلایا جواب یہ بھی غلط
ابنا امین بڑے بڑے پادری اور عالم کتب آسمانی کے
صرف علامات نبی آخر الزمان کے مطابق کتب آسمانی کے
انحضرت علیہ السلام کے ذات پاک مین دیکھکر اور بہت
لوگ معجزے مشاہدہ کرکے مصدق نبوت ہوے اور
ایمان لائے اوسوقت تنہا تھے کوئی یار مددگار سوائے
پروردگار کے نہ تھا شمشیر زنی کیسی بان جب خدانے جہاد
کا حکم بھیجا تو جہاد بھی کیا جیسا کہ توریت و انجیل سے بھی
خبر آنحضرتؐ کی اس صفت کے ساتھ مرقوم ہے قولہ
وے بھی ہمیشہ برخلاف اور برسر جنگ رہے تھے دلی
معتقد ہرگز نہ تھے جواب راقم اس مقولہ کا عجب چیز ہے
کہ جھوٹ بولنے سے شرماتا نہین شاید ہمارے حضرت
کے اصحاب کو حضرت مسیح کے شاگردون کیطرح سمجھا ہے کہ
جب وہ یہود لوگ کے ڈر سے چھپ رہے تو بقول انجیل
اونہین نے پکڑوا دیا اور وقت مصیبت کے باوجود
ترغیب نجات کے حضرت مسیح کا ساتھ نہ دیا تمام گئے اور
اسیطرح بہت باتین اونکے بدعقیدتی کے انجیل سے
مستنبط ہوتے ہین حتی کہ حضرت مسیح نے بھی اونکو کبھی
شیطان کبھی مردود کبھی بے ایمان کہا ہے اگر شک ہو
اپنی انجیل دیکھو بخلاف گروہ اصحاب والا جناب کے کہ
آگے بھی اور بعد بھی آنحضرتؐ پر جان و مال سے نثار رہے
اور اس ایمان لانیکی بدولت ایسے خدا کے مقبول اور

برگزیدہ ہوے کہ انہون نے بلکہ اون کے غلامون نے
بھی حضرت مسیح وغیرہ انبیاے بنی اسرائیل کیسے معجزے
ظاہر کردئے جیساکہ ہمارے حضرت علیہ السلام نے اون کے
حق مین پہلے سے پیشین گوئی فرمائے تھے علماء اتقی
کا بنیاء بنی اسرائیل اگر یقین ہو کتب سیر اہل اسلام
کو دیکھ لو قولہ پس خدانے کس مراد کے لئے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے خاطر دنیا کو پیدا کیا جواب جس مراد
لئے حضرت مسیح کو بنی اسرائیل کے کھوئے ہوئے بھیڑون
کے پاس بھیجا تھا قولہ لوت گھسوٹ سے کچھ مال ملا تو
چین سے گذرے جواب شاید قائل کا ابھی نیا سر مونڈا
ہے ورنہ اگر توریت پڑھ لی ہوتی اور مال غنیمت کے مسایل
سمجھ لیا ہوتا تو زبان درازیان نکرتا ایسی گستاخی بددلی
کی نشانی ہے بعد مرنیکے حقیقت کھل جائیگی قولہ ہمارا
خداوند مسیح ہزارون بھوکونکو گوشت روٹی غیب سے
کھلاتا تھا جواب وہ ہزارون تصلیب کے وقت کیا ہوگئے
تھے جو مدد کو نہ پہنچے اور فقیہون اور سردار کاہنون نے
اسی شخص کے حق مین تصلیب کا فتوی کیون دیدیا تھا تا
اونکو گوشت روٹی نہین کھلایا ہوگا قولہ مسیح بوقت
حاجت آسمان سے خوانچہ اوتارتا تھا جواب مسیح کے
مرید پیٹ کے بھوکے تھے اس لئے خوانچہ اوتارتا تھا
اور ہمارے حضرت علیہ السلام کے معتقد خدا کے طالب
تھے اس لئے وہ خدا سے ملاتے تھے ع بہ بین تفاوت
راہ از کجا ست تا بکجا - قولہ مسلمانون کو لازم ہے کہ